بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

جلد ۶ | ماہ مارچ ۱۹۳۹ء مطابق ماہ محرم ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱۱

خوش قسمت طلبائے رحمانیہ کی عید قرباں

(ایک فرزند رحمانیہ کے قلم سے)

مدارس عربیہ کے عام دستور کے مطابق "دارالحدیث رحمانیہ دہلی" میں بھی سالانہ امتحان کے بعد تقریباً دو مہینے (شعبان و رمضان) کی تعطیل ہوجاتی ہے۔ اور ہم اپنے اپنے وطن چلے جاتے ہیں۔ اسلئے ہم میں سے اکثر کی پہلی عید (عید الفطر) تو قدرتاً اپنے ہی اہل وعیال، اعزہ واحباب کے ساتھ ہوتی ہے۔ لیکن ایام تعطیل ختم ہونے کے بعد جب ہم پھر اپنے علمی وطن (دہلی) اور روحانی گہوارہ (رحمانیہ) میں واپس آجاتے ہیں۔ اور کم وبیش مسلسل دو مہینے تک دماغی محنت (تعلیم وتعلم) میں مشغول رہنے کے باعث، جب فطرتاً طبیعت کچھ اکتا سی جاتی ہے، اور دل "پھر وہی فرصت کے رات دن" ڈھونڈنے لگتا ہے، تو دوسری عید (عید الضحیٰ) کی مسرت انگیزیاں ہمارا استقبال کرتی ہیں۔ گو ہلال عید دیکھکر وطن سے دوری، اور احباب کی مہجوری کا خیال آتے ہی یکبار زبان سے یہ نکل ہی جاتا ہے ع ہم مسافر ہیں، ہماری عید کیا۔

لیکن اللہ کا شکر اور صد ہزار شکر کہ "رفقائے رحمانیہ" کی زندہ دلی، اور مہتمم صاحب مدظلہ العالی کی کرم گسترانہ دلنوازیاں ان خیالات کو یکسر محو کردیا کرتی ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی جب عید قرباں کی آمد آمد ہوئی تو اراکین انجمن کے دلوں میں "جمعیۃ الخطابہ" کا ایک مہتم بالشان خصوصی اجلاس منعقد کرنے کا ولولہ پیدا ہوا۔ زور وشور کے ساتھ تیاریاں شروع ہوئیں۔ مضامین منتخب ہوئے، اور پھر گلہائے رنگا رنگ سے مُنَقّش و مُصَوّر، نہایت دلفریب و دیدہ زیب پروگرام پر جلوہ آرا ہوکر مَنَصّہ شہود پر آئے۔ عربی واردو مقررین کے اسمار گرامی کے علاوہ "شعرائے کرام" کی بھی ایک طویل فہرست تھی۔ مورخہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۳۹ء بروز جمعرات کو صبح ۷½ بجے سے یہ شاندار اجلاس شروع ہوا اور تقریباً ۱۲ بجے تک جاری رہا۔ حضرت خلیل وذبیح علیہما السلام کی سنت وسیرت کے مختلف بصیرت افروز پہلوؤں پر عبرت خیز اور ولولہ انگیز تقریریں ہوئیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔ اخیر میں جناب صدر نے تمام کامیاب مقررین اور شعرار مدرسہ

کی ہمت افزائی کرتے ہوئے مدرسہ کی طرف سے مختلف قسم کے انعامات تقسیم کئے اور دعاء خیر و برکت کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔

اِدھر طلبہ و مدرسین اپنی اپنی فکر و ہمت، وسعت و ذوق کے مطابق عید کا استقبال کر رہے تھے، اور اُدھر عالیجناب محترم جناب حاجی شیخ عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ کی طرف سے بھی ان کی عزت افزائی اور قدرشناسی کے مظاہرے شروع ہوگئے۔ سب سے پہلے آپ نے مدرسہ کے جمیع اساتذہ کرام کیلئے ان کی پسند کے مطابق بیش قیمت اُونی کپڑوں کی شیروانیاں سلوائیں۔ اور پھر طالب علموں میں سے جن جن کے پاس عید کے مناسب کپڑے نہیں تھے ان کیلئے بھی نئے نئے جوڑے بنوائے۔ ظاہری ساز و سامان سے مطمئن ہوکر ہم سب دسویں تاریخ کا خوشی خوشی انتظار کر رہے تھے، کہ مہتمم صاحب نے ایک روز پہلے ہی نماز عید کے بعد اپنی کوٹھی پر آنے کی دعوت دیکر غریب پردیسیوں کی رگوں میں مسرت و شادمانی کی ایک لہر دوڑادی۔ علی الصباح سب نہا دھوکر فارغ ہوئے، اور تمام مدرسین وطلبہ اکٹھے ہوکر دو دو آدمیوں کی صف بندی کے ساتھ ایک لمبی قطار میں بلند آواز سے تکبیریں پکارتے ہوئے میدان عیدگاہ کی طرف روانہ ہوئے طلبہ کی یہ صف بندی مسلمانوں کی حسین مجاہدانہ زندگی کا ایک دھندلا سا نقش پیش کر رہی تھی اُسے سوچکر ایک آہ سرد کے ساتھ زبان سے نکلا

ہے طواف و حج کا ہنگامہ اگر باقی تو کیا
کند ہوکر رہ گئی مومن کی تیغ بے نیام

تقریباً آٹھ بجے اس سبزہ زار میں پہنچے جہاں دہلی کے تمام اہلحدیثوں کا نماز عید کیلئے اجتماع تھا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد یادگار سلف جناب مولانا نواب ضمیرالدین احمد صاحب زید مجدہٗ کو امامت کیلئے مصلےٰ پر لایا گیا۔ نماز کے بعد آپ نے ایک مختصر مگر مؤثر وعظ بیان فرمایا، جو مناسب حال نصائح و ہدایات پر مشتمل تھا۔ یہاں سے فراغت کے بعد ہم سب پھر اُسی صف بندی کے ساتھ مہتمم صاحب مدظلہ العالی کی اس عالیشان کوٹھی کی طرف روانہ ہوئے، جو شہر سے بہت دور، ایک پر فضا میدان میں، نہایت خوبصورت باغیچہ کے درمیان بنی ہوئی ہے وہاں پہنچے تو عالی قدر محترم جناب مہتمم صاحب اور ان کے چھوٹے بھائی محترم جناب شیخ حبیب الرحمٰن صاحب میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ پہلے سے موجود تھے۔ دونوں نے ہمارا پرجوش استقبال کیا۔ کوٹھی کے احاطے ہی میں پھولوں کی حسین کیاریوں کے درمیان، سبز مخملی گھانسوں کے نرم و نازک قدرتی گدّوں پر دریاں اور چاندنیاں بچھوادی گئیں، اور قریب ہی ایک طرف استادوں کیلئے چند کرسیاں بھی لگوادی گئی تھیں۔ سب لوگ حسب مراتب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ بیٹھتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ ملازمین طشت کے طشت مٹھائیوں اور کھجوریوں سے بھرے ہوئے لئے چلے آرہے ہیں۔ سب نے خوب سیر ہوکر ناشتہ کیا۔ اُدھر دنبے ذبح ہوچکے تھے اور کھانا تیار ہو رہا تھا۔ اِدھر لڑکوں نے شعر و شاعری کا تفریحی مشغلہ شروع کردیا۔ اسی اثناء میں مہتمم صاحب نقد روپیوں سے بھری ہوئی جھولی لیکر مجمع میں تشریف لائے، اور تمام طلبہ و ملازمین مدرسہ کو ایک ایک روپیہ "عیدی" سے نوازا۔ سردی کی وجہ سے ابتک سب لوگ دھوپ ہی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن جب ذرا دھوپ تیز ہوئی تو آپ نے باہر چھتریاں لگوادیں۔ اور کوٹھی کا ایک خاص کمرہ بھی کھلوادیا۔ کچھ لڑکے اٹھکر کمرے میں چلے گئے۔ وہاں کا ساز و سامان، بیش قیمت غالیچے، مرصّع اور مزیّن مخملی گدّوں کی آرام کرسیاں وغیرہ آنکھوں میں ایسی چکا چوند پیدا کر رہی تھیں کہ دیکھنے والے حیرت میں تھے۔ اور کیوں نہ ہوں؟ جبکہ ہم میں بہت سے تو ایسے تھے کہ جن کو ایسے غالیچوں اور کرسیوں پر بیٹھنا تو کجا، دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا ہوگا۔